بسم اللہ الرحمن الرحیم

نقش آغاز راشد الحق سمیع

ماہنامہ الحق: مسلسل اشاعت کے ۵۰ سال

یہ نصف صدی کا قصہ ہے دو چار برس کی بات نہیں

الحمدللہ ماہنامہ ''الحق'' نے اپنی زندگی کے پچاس برس کا طویل سفرِ علم و آگہی بڑی کامیابی اور استقامت کے ساتھ طے کرلیا ہے اور آج ۵۱ ویں برس اس شمع حق کی ضیاء باریوں سے ایک عالم روشن اور ایک جہاں فیض یاب ہورہا ہے۔ یھدی اللّٰہ لنورہ من یشاء اسی نعمت کبریٰ پر ہم خداوند کے حضور جتنا بھی اظہار امتنان وتشکر کریں تو یہ کم ہوگا۔ اس کی ابتداء کے وقت دارالعلوم حقانیہ، حضرت مولانا عبدالحق نور اللہ مرقدہ اور اس کے بانی حضرت والد مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے جن مقاصد اور اہداف کا تعین کیا تھا وہ اہداف واغراض الحمدللہ بہ تائید ایزدی قارئین ''الحق'' اور اس کے لکھنے والوں کے پیہم ، تعاون کے نتیجے میں اکثر حاصل کرلئے گئے ہیں۔ ماہنامہ ''الحق'' ابتداء سفر میں صرف ایک نشانِ منزل، ادب ودانش اور فکر وشعور کا فقط ایک استعارہ تھا اب مقام شکر ہے کہ وہ خود ایک منزلِ مراد منزلِ مقصود بلکہ مکمل مکتبِ فکر کا روپ دھار چکا ہے۔ الحمدللہ۔

ادارہ کی نصف صدی کی خدمات آج آسمان علم وصحافت پر شمس تاباں کی صورت میں ضوفشاں ہیں۔ پاکستان و ہندوستان سمیت دنیا بھر میں پھیلے ہوئے اس کے قارئین اور خصوصاً اس کے لکھنے والے حضرات کا تعاون نہ صرف ہمارے لئے زادِ سفر بلکہ مشعلِ راہ بھی ثابت ہوا، آج سے ۵۰ برس قبل بے سروسامانی اور صوبہ سرحد کے دور افتادہ چھوٹے سے پٹھانوں کے گاؤں سے زبان اردو کے مجلّے کا اجراء بظاہر تو جوئے شیر لانے کے مترادف تھا۔ لیکن یہ دارالعلوم حقانیہ کی کرامت حضرت مولانا عبدالحق نور اللہ مرقدہ کی شبانہ روز دعائیں واخلاص اور والد محترم حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ کا عزم صمیم اور علم وادب اور زبان اردو سے خصوصی ذوق وشوق ہی تھا جو انہوں نے اس وادی پُر خار کو نہ صرف کامیابی کے ساتھ طے کیا بلکہ دنیا بھر میں اس کا لوہا بھی منوایا۔ حالانکہ اُس وقت ہندوستان کی مسندِ علم وعرفان اور شعر وادب کی بزم اپنے وقت کے قدآور ادیبوں، محققوں، صحافیوں اور بڑے بڑے رسائل و جرائد سے جگمگا رہی تھی۔ ایسے حالات میں اکوڑہ خٹک کی یہ ناتواں آواز نہ صرف کامیابی سے ابھری بلکہ اپنے وقت کے تمام اکابرین نے اسے عصر حاضر

کی اذان حق قرار دیا۔ ایک ایسی روح پرور بلالی اذاں جس نے ہمیشہ کفر وضلال کے بت کدوں اور ظالم و نااہل حکمرانوں کے ایوانوں میں صدائے حق کو نہ صرف بلند کیا بلکہ انہیں پیہم اپنی لطمہ ہائے حق کی بناء پر لرزائے رکھا، گوکہ اس راہ میں کئی مشکلات اور مصائب کی رکاوٹوں نے قدم بہ قدم پیراہن استقامت کو تار تار کرنے کی کوششیں کیں لیکن خداوند قدوس کی رحمتوں اور نوازشوں کے طفیل ہر رکاوٹ اور ہر مصیبت خود ہی دور ہوکر فناء ہوگئی۔ اور آج بھی یہ مشعل حق اپنا فریضہ کلمہ حق حسب سابق اور حسب روایت نبھا رہی ہے۔

لکھتے رہے جنوں کی حکایات خونچکاں ہر چند اس میں ہاتھ ہمارے قلم ہوئے
اور ہم پرورش لوح وقلم کرتے رہیں گے جو دل پہ گزرتی ہے رقم کرتے رہیں گے

ماہنامہ ''الحق'' ہمیشہ سے مختلف الجہات، موضوعات اور مقالات ومضامین کی اشاعت کو ترجیح دیتا رہا۔ قرآن، تفاسیر، احادیث اور سنت نبوی ﷺ کی تشریحات، اسلام کی دعوت وتوحید، امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور حضور اقدس ﷺ کی سیرت مقدسہ، فقہ اسلامی، تصوف وسلوک، معیشت وتجارت، فلسفہ وتاریخ، ادب وشاعری، سفرنامے، مکتوب نگاری، مغربی فکر وفلسفہ، استشراق، فتنہ انکارِ حدیث، ردِ قادیانیت اور ردِ رفض بدعت سمیت اس کے بنیادی ستون رہے۔ اس کے علاوہ خود کو کسی خاص ایک موضوع یا خاص حلقے یا مسلک تک محدود نہ رکھا بلکہ اس کے ہمہ گیر موضوعات، عالمگیر مقالات، سیاسی تجزیے، علمی مضامین اور خصوصاً علم وتحقیق اور عصر حاضر کے جدید مسائل اور سائنسی تحقیقات وایجادات اس کی خصوصی دلچسپی کا باعث رہے۔ اسی خصوصیت کی بناء پر ہر مسلک اور ہر مکتب فکر نے ماہنامہ ''الحق'' کے صفحات کو اپنے رشحات قلم اور اپنے پاکیزہ افکار و خیالات سے ہمیشہ مزین فرمایا اور اپنی نگارشات کی اشاعت کے لئے اسے ایک بہترین پلیٹ فارم سمجھا۔

اس صبر آزما سفر میں ماہنامہ ''الحق'' کی ٹیم میں شامل حضرات جو آج اس دنیا میں موجود نہیں، شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ، حضرت مولانا محمد ابراہیم فانیؒ، جناب شفیق الدین فاروقیؒ، کاتب عبدالواحدؒ، اصغر حسنؒ وغیرہ کی روح کو تسکین ہوگی، انہوں نے جس محنت، جذبے اور لگن سے کام شروع کیا تھا آج وہ نصف صدی کی منازل ماہنامہ الحق طے کرگیا جبکہ حیات حضرات میں بانی ومدیر اعلیٰ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ مولانا عبدالقیوم حقانی، کاتب عبداللطیف کیلانی، مولانا محمد اسرار حقانی وجناب بابر حنیف، وناظم جناب نثار محمد اور حضرت مولانا قاری محمد عبداللہ بنوں صاحبان خصوصی قابل صد تحسین وتبریک ہیں جن کی کوششوں سے یہ سب کچھ ممکن ہوا۔

ادارہ کی کوشش ہوگی کہ ''الحق'' کا سفر علم آگہی جو ۵۰/ سال پر محیط ہے۔ اس مناسبت سے مختلف مضامین اور انتخاب کا سلسلہ بھی پیش کیا جائے۔ اس حوالہ سے ادارہ آپ کی تجاویز، آراء اور مضامین کا منتظر رہے گا۔